(یہ رسالہ آپ slideshare.net/sunninews92 سے بھی ڈاؤن لوڈ کر سکتے ہیں)

ناشر: فیضانِ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ کراچی پاکستان

نام کتاب: فضیلتِ شبّ ِ براءت کا مخالفین سے ثبوت

ازقلم: میثم عباس رضوی لاہور پاکستان

باہتمام: راشد انصاری قادری رضوی

سلسلۂ اشاعت نمبر: 12

ناشر: فیضانِ امام احمد رضا خان کراچی پاکستان

تاریخ: 08/05/2017

اس مقالہ میں وہابیہ کی کتب سے وہ حوالہ جات پیش کیے جارہے ہیں جن میں انہوں نے خود شبِ برات کی فضیلت کا اقرار کیا ہے یا پھر علماء اسلام میں سے کسی کے قول کو قبول کرتے ہوئے نقل کیا ہے۔

شبِ برات کے متعلق وہابی دیوبندی فرقوں کا موقف:

شبِ برات کے متعلق یہ مختصر وضاحت ضروری ہے کہ دیوبندی شبِ برات کی فضیلت کے قائل ہیں لیکن اس رات اجتماعی عبادت کو بلا دلیل ممنوع اور بدعت قرار دیتے ہیں۔

☆ مولوی اشرف علی تھانوی دیوبندی نے شبِ برات میں اجتماعی عبادت کو ممنوع قرار دیتے ہوئے لکھا ہے:

"اس شب میں بیدار رہ کر عبادت کرنا خواہ خلوت میں یا جلوت میں افضل ہے، لیکن اجتماع کا اہتمام نہ کیا جاوے"

(زوال السنۃ عن اعمال السنۃ صفحہ ۷۱ بحوالہ شبِ برات کی فضیلت مؤلف مولوی نعیم الدین دیوبندی صفحہ ۴۵ مطبوعہ مکتبہ قاسمیہ، ۱۷۔ اردو بازار، لاہور)

☆ غیر مقلدین مجموعی طور پر اس رات کی فضیلت کے قائل نہیں ہیں اور شبِ برات میں انفرادی عبادت کو منع کرتے ہیں۔ جیسا کہ ان کے "فتاویٰ ستاریہ" میں لکھا ہے:

"شبِ برأت کو رات بھر نفلیات وغیرہ پڑھنا بدعت ہے اپنی اپنی جانب سے دینِ اکمل کے اندر زیادتی کرنی ہے جو کہ شرعاً ممنوع ہے۔"

(فتاویٰ ستاریہ جلد اول صفحہ ۶۷ مکتبہ سعودیہ، حدیث منزل، کراچی)

☆ امام الوہابیہ مولوی اسماعیل دہلوی صاحب نے "تذکیر الاخوان" میں کفر و نفاق کی باتوں کے ضمن میں شعبان میں حلوا پکانا بھی شامل کیا ہے۔ ملاحظہ ہو:

(تقویۃ الایمان مع تذکیر الاخوان صفحہ ۶۳ و ۶۴)

حالانکہ شبِ برأت میں حلوا پکانے اور انفرادی یا اجتماعی عبادات کی ممانعت قرآن و حدیث سے ثابت نہیں اور امام الوہابیہ مولوی اسماعیل دہلوی صاحب نے خود بھی لکھا ہے:

"در فعلے از افعال و قولے از اقوال ہزار منافع و مضار مدرک شود و بصد وجہ حسن یا قبح عقلاً در و ثابت شود اما تا وقتیکہ کتاب منزل یا نص نبی مرسل بر لزوم یا منع او دلالت نداشتہ باشد وجوب یا حرمتِ آن قول و فعل شرعاً ثابت نمی تواں شد"

(ترجمہ) "اگر کسی فعل یا قول میں عقل و ادراک سے ہزاروں نفع یا ضرر (نقصان) نظر آئیں یا کئی وجہ سے اُس میں حسن و قبح پایا جائے تاہم جب تک منزّل کتاب و حکمِ نبی مُرسل سے اس کا جواز (جائز ہونا) یا نہی (منع ہونا) ثابت نہ ہو اس کا وجوب یا حرمت شرعاً ثابت نہیں ہوتا"

(منصب امامت صفحہ ۸۳، فارسی مع اردو مطبوعہ در مطبع فاروقی، دہلی)

مولوی اسماعیل دہلوی نے اپنی اس عبارت کے برخلاف کتنے ہی امور کو اپنی کتب "تقویۃ الایمان"، "تذکیر الاخوان"، "ایضاع الحق" اور "تنویر العینین" میں بغیر قرآن وسنت سے دلیل ہونے کے شرک وکفر کے قرار دیا ہے۔ یہاں تفصیل بیان کرنے کا وقت نہیں، بلکہ ان سے اس بات کی وضاحت مطلوب ہے کہ مولوی اسماعیل دہلوی کی اس صراحت کے باوجود وہابیہ دیابنہ شبِ برات میں اجتماعی عبادت کو بلا دلیل کتاب وسنت بدعت کیوں قرار دیتے ہیں۔؟

مخالفین کے پیشواؤں اور ان کی معتمد کتب

(۱) فرقہ وہابیہ کے مورثِ اعلیٰ ابن تیمیہ سے ثبوت:

مورثِ اعلیٰ جملہ وہابیاں ابنِ تیمیہ نے اپنی کتاب "اقتضاء

الصراط المستقیم'' میں شبِ برات کے متعلق لکھا ہے:

''اس رات کی فضیلت میں متعدد مرفوع احادیث اور آثار مروی ہیں جن سے معلوم ہوتا ہے کی یہ ایک فضیلت والی رات ہے سلف میں سے بعض لوگ اس میں نماز پڑھتے تھے''

(الاقتضاء الصراط المستقیم ترجمہ وتلخیص بنام راہ حق کے تقاضے صفحہ ۱۴۰ مترجم مولوی مقتدیٰ حسن (جامعہ سلفیہ بنارس) مطبوعہ المکتبۃ السلفیہ، شیش محل روڈ، لاہور)

اس کے دو سطر بعد ابن تیمیہ نے مزید لکھا ہے:

''اکثر اہلِ علم اس رات کی فضیلت کے قائل ہیں امام احمد نے بھی اس کی وضاحت کی ہے۔''

(الاقتضاء الصراط المستقیم ترجمہ وتلخیص بنام راہ حق کے تقاضے صفحہ ۱۴۰ مترجم مولوی مقتدیٰ حسن (جامعہ سلفیہ بنارس) مطبوعہ المکتبۃ السلفیہ، شیش محل روڈ، لاہور)

(۲) امام الوہابیہ مولوی اسماعیل دہلوی سے ثبوت:

وہابیہ دیابنہ کے امام مولوی اسماعیل دہلوی صاحب شبِ برأت کے متعلق لکھتے ہیں:

''آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم شبِ برأت میں کسی کو اطلاع دینے اور جتلانے کے بغیر بقیع میں تشریف لے جاتے اور دعا کرتے اور صحابہ میں سے کسی کو امر نہ فرماتے کہ اس رات قبروں پر جا کر دعا کرنی چاہیے چہ جائیکہ آپ نے تاکید کی ہو پس اگر اب کوئی شخص پیغمبرِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی متابعت کے واسطے شبِ برأت کو صلحاء کا مجمع کر کے کسی مقبرہ میں بہت ساری دعائیں کرے تو آنجناب کی مخالفت کے باعث اسے ملامت نہیں کر سکتے۔''

(صراط مستقیم صفحہ ۷۵ مطبوعہ ادارہ نشریات اسلام اردو بازار لاہور وایضاً صفحہ ۱۰۹ مطبوعہ اسلامی اکادمی اردو بازار لاہور)

اس اقتباس سے ثابت ہوا کہ شبِ برأت میں صلحاء کا مجمع کر کے عبادت کرنے والے کو ملامت کرنا غلط ہے اس لیے اگر مسلمان شبِ برأت کو قبرستان جائیں اور دعائیں کریں تو اس کی وجہ سے وہابیہ کا اہلِ سنت کو ملامت کرنا درست نہیں، وہابیہ دیابنہ سے گذارش ہے کہ ہماری نہیں تو اپنے امام کی بات ہی مان لیں اور اللہ تعالیٰ کی انفرادی اور اجتماعی عبادت سے منع نہ کریں کیونکہ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں فرمایا ہے:

وَ مَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ مَّنَعَ مَسٰجِدَ اللّٰهِ اَنْ یُّذْكَرَ اسْمُهٗ ''اس شخص سے بڑھ کر ظالم کون ہے جو اللہ تعالیٰ کی مسجدوں میں اللہ تعالیٰ کے ذکر کیے جانے کو روکے۔''

(پارہ: اول، سورۂ بقرہ، آیت: ۱۱۴، ترجمہ مولوی محمد جونا گڑھی غیر مقلد وہابی)

(۳) مولوی ثناء اللہ امرتسری سے ثبوت:

وہابیہ کے مشہور اور مزعوم مناظر مولوی ثناء اللہ امرتسری صاحب سے شبِ برأت کے متعلق سوال ہوا۔ ذیل میں سائل کا سوال اور مولوی ثناء اللہ صاحب کا جواب دونوں ملاحظہ کریں، فتاویٰ ثنائیہ میں لکھا ہے:

سوال: پندرھویں شبِ شعبان کو کیا شب قدر کا کوئی ثبوت ہے اس شب کو ثواب جان کر تلاوت یا عبادت کرنا کیسا ہے۔ (عبد الماجد بریلی)

جواب: اس رات کے متعلق ضعیف روایتیں ہیں اس دن کوئی کارِ خیر کرنا بدعت نہیں ہے! بلکہ بحکم انما الاعمال بالنیات موجب ثواب ہے۔

(فتاویٰ ثنائیہ جلد اول صفحہ ۶۵۶ ناشر ادارہ ترجمان السنہ ۷ ایبک روڈ لاہور)

مولوی ثناء اللہ صاحب نے صراحتاً تسلیم کر لیا کہ شبِ برأت میں عبادت کرنا ثواب ہے۔

(۴) مولوی ابراہیم میر سیالکوٹی سے ثبوت:

مولوی ابراہیم میر سیالکوٹی صاحب نے شعبان کے فضائل پر مستقل رسالہ لکھا ہے ذیل میں اس کے اہم اقتباسات پیش کیے جا رہے ہیں:

☆ ابراہیم میر سیالکوٹی صاحب لکھتے ہیں:

''ماہِ شعبان کے فضائل بعض تو صحیح حدیثوں سے ثابت ہیں اور بعض ایسے بھی ہیں جن کی متعلقہ احادیث ضعیف ہیں''

فضائل شعبان مع کتاب ماہ شعبان اور شب برأت صفحہ ۳۱ مطبوعہ عمدۃ العلم جامعہ مجددیہ، درس روڈ، نور آباد فتح گڑھ، سیالکوٹ)

☆ ''قرآن شریف میں سورۂ دخان میں جو فرمایا اِنَّا اَنْزَلْنٰهُ فِیْ لَیْلَةٍ مُّبٰرَكَةٍ (پ: ۲۵) اس کی نسبت بعض مفسرین عِکرمہ وغیرہ کا قول ہے کہ اس سے نصف شعبان کی رات مُراد ہے''

(فضائل شعبان مع کتاب ماہ شعبان اور شب برأت صفحہ ۳۶ مطبوعہ عمدۃ العلم جامعہ مجددیہ، درس روڈ، نور آباد فتح گڑھ، سیالکوٹ)

اب جو اقتباس نقل کیا جا رہا ہے اس کے تحت مولوی ابراہیم میر سیالکوٹی صاحب نے کچھ حواشی بھی تحریر کیے ہیں ان کو بھی ساتھ ہی نقل کیا جا رہا ہے:

☆ ''حضرت عائشہ صدیقہ کہتی ہیں ایک رات آں حضرت اُٹھے اور نماز پڑھنے لگے تو آپ کا سجدہ بہت لمبا ہو گیا میں نے گمان کیا کہ آپ قبض ہو گئے، جب میں نے آپ کو اس حالت میں دیکھا تو

میں اُٹھی اور آپ کا انگوٹھا (پکڑ کر) ہلایا آپ ہلے تو میں واپس آ گئی پس میں نے آپ کو سجدے کی حالت میں یہ کہتے سنا: اَعُوْذُ بِعَفُوِکَ مِنْ عِقَابِکَ وَ اَعُوْذُ بِرِضَاکَ مِنْ سَخَطِکَ وَ اَعُوْذُبِکَ مِنْکَ اِلَیْکَ لَا اُحْصِیْ ثَنَاءً عَلَیْکَ اَنْتَ کَمَا اَثْنَیْتَ عَلٰی نَفْسِکَ۔ ۱۲ یعنی (خداوند!) میں تیری معافی کے ساتھ تیری سزا سے پناہ پکڑتا ہوں ساتھ تیری رضا مندی کے تیری خفگی سے، اور پناہ پکڑتا ہوں ساتھ تیری ذات کے تجھ سے اور (بھاگ کر) تیری ہی طرف (آتا ہوں) میں تیری ثناء تجھ پر گن نہیں سکتا۔ تُو ویسا ہے جیسی تُو نے خود اپنی ذات کی ثناء کی۔" اس کے بعد جب آپ نے سجدے سے سر اُٹھایا اور نماز سے فارغ ہوئے تو مجھے فرمایا، یَا عَائِشَۃُ یَا حُمَیْرَاءُ (لاڑی) (۱)

کیا تُو نے گمان کیا کہ میں نے تیری حق تلفی کی؟ میں نے عرض کیا نہیں خدا کی قسم اے خدا کے رسول (ایسا خیال نہیں تھا) لیکن آپ کی سجدہ کی درازی سے مجھے گمان گزرا کہ آپ قبض ہو گئے ہیں، اس پر آپ نے فرمایا کیا تُو جانتی ہے کہ آج کون سی رات ہے میں نے عرض کیا خدا اور خدا کا رسول بہتر جانتے ہیں آپ نے فرمایا یہ نصف شعبان کی رات ہے اللہ تعالیٰ نصف شعبان کی رات کو اپنے بندوں پر نظر کرتا ہے تو بخشش مانگنے والوں کو بخشتا ہے اور رحمت طلب کرنے والوں پر رحمت کرتا ہے اور اہلِ کینہ کو چھوڑ دیتا ہے جس طرح کہ وہ ہوتے ہیں (۲)۔

حضرت معاذ بن جبل سے روایت ہے کہ آں حضرت نے فرمایا کہ خدا تعالیٰ نصف شعبان کی رات کو اپنی سب مخلوق کی طرف نظر کرتا ہے، پس سب خلقت کے گناہ معاف کر دیتا ہے سوائے مشرک اور کینہ وَر کے (۳)۔

یہی مضمون جو حضرت معاذ کی حدیث کا ہے حضرت ابو موسیٰ اشعری سے بھی مروی ہے اور وہ حضرت معاذ والی حدیث سے قوت پکڑ سکتی ہے۔ نصف شعبان کا روزہ: نصف شعبان کا روزہ رکھنے کی بابت سوائے حضرت علی کی روایت کے اور کوئی روایت نہیں ہے۔ جس کا ترجمہ یہ ہے "فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب نصف شعبان کی رات ہو تو تم اُس رات میں قیام کرو اور اس کے دن کا روزہ رکھو کیوں کہ اس میں مغرب کے وقت پہلے آسمان پر خدا تعالیٰ (کی تجلّی) کا نزول ہوتا ہے تو خدا تعالیٰ فرماتا ہے کیا کوئی بخشش مانگنے والا ہے کہ میں اس کو بخشوں؟ کیا کوئی رزق مانگنے والا ہے کہ میں اس کو رزق دوں؟ کیا کوئی مبتلائے (مصیبت) ہے کہ میں اُسے عافیت دوں؟ کیا کوئی ایسا ہے؟ کیا کوئی ایسا ہے؟ خدا تعالیٰ اس طرح فرماتا رہتا ہے حتیٰ کہ فجر ہو جاتی ہے۔" (ابن ماجہ ص ۱۰۰) لیکن خاص اس روایت کے راویوں میں سے ایک راوی ابن ابی سبرہ ہے جسے امام احمد نے جھوٹی حدیثیں بنانے والا قرار دیا ہے اور امام بخاری وغیرہ نے اسے ضعیف کہا ہے اور امام نسائی نے کہا متروک ہے (۴)۔

اس روایت کے مقابلہ میں ایک اور روایت ہے جسے امام ترمذی نے حضرت ابو ہریرہ سے روایت کیا کہ "آنحضرت نے فرمایا کہ جب نصف شعبان باقی رہ جائے تو روزہ نہ رکھو۔" امام ترمذی نے اس حدیث کو حسن صحیح کہا ہے۔ اور اس کے معنے بعض اہلِ علم سے یہ بتائے ہیں کہ کوئی شخص (شعبان کے نصف اوّل میں تو) روزے نہ رکھے، لیکن جب شعبان کے کچھ دن باقی رہ جائیں تو رمضان کی وجہ سے روزے رکھنے شروع کر دے (۵)

(سو یہ بات منع ہے) جیسے ابو ہریرہ ہی کی دُوسری روایت میں ہے کہ رمضان سے ایک یا دو دن پیشتر روزے نہ رکھو (الحدیث) ظاہر ہے کہ یہ روایت حضرت علی والی روایت کے معارض نہیں ہے کیونکہ اس میں نصف شعبان کے بعد روزہ رکھنے کی ممانعت ہے اور حضرت علی والی روایت میں خاص نصف شعبان والے دن کے روزے کا حکم ہے۔ دیگر یہ کہ ممانعت والی حدیث میں علتِ رمضان کی خاطر پیشتر روزہ رکھنا ہے اور حضرت علی والی روایت میں خاص شعبان کی اس رات کی خاطر پیشتر روزہ رکھنا ہے اور حضرت علی والی روایت میں خاص شعبان کی اس رات کی فضیلت ملحوظ ہے پس ہر دو احادیث اپنے اپنے موقع پر ہیں (۶)

دیگر احادیث: حضرت عائشہ سے مروی ہے کہ آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ سے فرمایا کہ اس رات میں یعنی نصف شعبان کی رات میں کیا ہوتا ہے؟ حضرت عائشہ نے پوچھا حضرت کیا ہوتا ہے؟ آپ نے فرمایا کہ۔ ۱۔ اس میں لکھا جاتا ہے، ہر بچہ بنی آدم کا جو اس سال میں پیدا ہونے والا ہو۔ ۲۔ اس میں لکھا جاتا ہے، ہر شخص بنی آدم میں سے جو اس سال مَرنے والا ہے اور اس میں ان کے اعمال مرفوع ہوتے ہیں، اور۔ ۳۔ اس میں ان کے اعمال مرفوع ہوتے ہیں، اور۔ ۴۔ اس میں ان کے رزق اُترتے ہیں (الحدیث) (۷)

۲۔ امام بیہقی نے حضرت عائشہ سے روایت کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میرے پاس جبرائیل نے آ کر ذکر کیا کہ یہ رات نصف شعبان کی ہے اس میں خدا تعالیٰ دوزخ سے اتنے لوگ آزاد کرتا ہے جتنے قبیلہ بنی قلب کے بکریوں کے بال ہیں (لیکن) خدا تعالیٰ اس رات میں نظرِ رحمت نہیں کرتا طرف مشرک کی، اور نہ کینہ دوز کی، اور رشتہ داری کے پیوند کو قطع کرنے والے کی

طرف، اور نہ (تکبر سے) اپنا تہبند یا پاجامہ (ٹخنوں سے نیچے) لٹکانے والے کی طرف، اور نہ اپنے ماں باپ کے ستانے والے کی طرف اور نہ شراب نوشی پر ہمیشگی کرنے والے کی طرف (۸)

ایک روایت میں قاتلِ نفس کا ذکر بھی آیا ہے یعنی خدا تعالیٰ شبِ برأت میں اُس شخص کی طرف بھی نہیں دیکھتا جس نے کسی بے گناہ کو قتل کیا ہو(۹)

خلاصۃ الباب۔ محدثین کا مذہب یہ ہے کہ جو کچھ صحیح حدیث سے ثابت ہو اس پر عمل بلاتردد کیا جائے اور اس میں کسی دیگر کی مخالفت کا اندیشہ نہ کیا جائے، اور فضائلِ اعمال میں اگر کوئی حدیث ضعیف ہو یا اُس کے طُرق کئی ایک ہوں جو ایک دوسرے کی تائید کرتے ہوں تو اس میں چنداں حرج نہیں دیکھا گیا۔ چنانچہ حضرت شاہ ولی اللہ صاحب ''مُصَفّٰی شرح فارسی مؤطا امام مالک'' میں فرماتے ہیں ''سلف استنباطِ مسائل و فتاوٰی میں دو طریق پر تھے ایک وہ کہ قرآن وحدیث اور آثارِ صحابہ کو جمع کر کے اُن سے استنباط کرتے تھے اور یہ طریقہ اصل محدثین کا ہے۔ (ص ۴) اسی طرح شیخ عبدالحق صاحب محدث دہلوی حنفی ''مجموعۃ المکاتیب والرسائل'' میں رسالہ نمبر ۱۰ ''اقامۃ المراسم'' میں فرماتے ہیں۔ محدثین کا طریقہ منصوص پر عمل کرنے کا ہے جو صحیح روایت سے ثابت ہو، مع اس کے کہ فضائلِ اعمال میں ضعیف حدیث پر بھی عمل جائز ہے خصوصاً جب کہ اُن کے متعدد طُرق ہوں اور ایک دوسرے سے قوت پکڑ سکتی ہوں۔''

(فضائل شعبان مع کتاب ماہِ شعبان اور شبِ برأت صفحہ ۳۶ تا ۴۲ مطبوعہ مدینۃ العلم جامعہ مجددیہ، درس روڈ، نور آباد فتح گڑھ، سیالکوٹ)

☆ ''شبِ برأت میں سوائے قیامِ لیل اور درازیٔ سجدہ کے جو مسنون دعا کے ساتھ ہو اور زیارتِ قبور کے اور اہلِ قبور کے لیے دعائے بخشش مانگنے کے اور عاشوراء کے دن کے سوائے اس کے روزے کے اور اپنے اہل پر توسیعِ طعام کے کچھ بھی ثابت نہیں اور توسیعِ طعام کی احادیث بھی ضعیف ہیں اور اُن کے تعدّدِ طُرق سے اس نقصان کی تلافی ہو جاتی ہے، (ص ۵۹، ۶۰)۔ ہدایت۔ ہم نے شعبان اور شبِ برأت کے متعلق صحیح اور ضعیف احادیث میں امتیاز کر دیا ہے اتباعِ سنت کا شوق رکھنے والے سنّتِ نبویہ کو مضبوطی سے پکڑ لیں''

(فضائل شعبان مع کتاب ماہِ شعبان اور شبِ برأت صفحہ ۴۳ مطبوعہ مدینۃ العلم جامعہ مجددیہ، درس روڈ، نور آباد فتح گڑھ، سیالکوٹ)

(۵) مولوی عبداللہ روپڑی سے ثبوت:

وہابیہ کے مشہور مزعومہ محدث مولوی عبداللہ روپڑی صاحب سے بھی نصف شعبان کے روزہ کے متعلق سوال ہوا۔ ذیل میں سوال اور جواب دونوں ملاحظہ کریں۔ ''فتاویٰ اہلحدیث'' میں لکھا ہے:

''**سوال:** ماہ شعبان کی چودھویں یا پندرھویں روزہ رکھنا یا تین روزے تیرھویں چودھویں پندرھویں تاریخ میں رکھنے جائز ہیں یا نہیں بعض کہتے ہیں یہ بدعت ہے۔ الخ۔

جواب: شبِ برأت کا روزہ رکھنا افضل ہے چنانچہ مشکوٰۃ وغیرہ میں حدیث موجود ہے اگرچہ حدیث ضعیف ہے لیکن فضائل اعمال میں ضعیف حدیث پر عمل درست ہے ہر ماہ کی تیرھویں چودھویں پندرھویں کا روزہ بھی حدیث میں آیا ہے۔'' الخ

(فتاویٰ اہل حدیث جلد دوم صفحہ ۵۵۴، ادارہ احیاء السنۃ النبویہ ڈی بلاک سیٹلائٹ ٹاؤن، سرگودھا)

قارئین آپ نے ملاحظہ فرمایا کہ مولوی عبداللہ روپڑی غیر مقلد صاحب نے نصف شعبان کے روزے کو افضل قرار دیا ہے جب کہ دوسری طرف غیر مقلدین کے امام ابن تیمیہ اپنی کتاب ''اقتضاء الصراط المستقیم'' میں نصف شعبان کے روزے کو مکروہ قرار دیتے ہوئے لکھتے ہیں:

''اس دن کا روزہ رکھنا شریعت میں کوئی اصل نہیں رکھتا بلکہ مکروہ ہے''

(جادۂ حق تلخیص اقتضاء الصراط المستقیم ترجمہ مولوی عبدالرزاق ملیح آبادی صفحہ ۱۷ مطبوعہ ادارہ ترجمان السنہ، شیش محل روڈ لاہور۔ ایضاً فکر و عقیدہ کی گمراہیاں اور صراط مستقیم کے تقاضے تلخیص اقتضاء الصراط المستقیم صفحہ ۸۲ مطبوعہ دار السلام ۳۶۔ لوئر مال سیکریٹریٹ سٹاپ، لاہور۔ ایضاً راہِ حق کے تقاضے تلخیص اقتضاء الصراط المستقیم مترجم مولوی ڈاکٹر مقتدیٰ حسن غیر مقلد صفحہ ۱۴۰ مطبوعہ المکتبۃ السلفیہ، شیش محل روڈ، لاہور)

اس اقتباس میں یہ واضح ہے کہ ابن تیمیہ نے پندرہ شعبان کے روزے کو مکروہ قرار دیا ہے، یوں مولوی عبداللہ روپڑی غیر مقلد صاحب کا اپنے امام ابن تیمیہ سے نصف شعبان کے روزے کے مسئلے پر اختلاف ہو گیا، اس مقام پر احناف کے خلاف ''الاختلاف بین ائمۃ الاحناف'' جیسی کتاب لکھنے والے غیر مقلد مؤلف کے لیے لمحہ فکریہ ہے، یاد رہے کہ غیر مقلدین کے آپسی شدید اختلافات کے بہت سے ثبوت ہمارے پاس موجود ہیں۔ جن میں سے ۳۲ تضادات اور اختلافات مجلہ کلمہ حق، شمارہ ۱، ۳، ۴، ۵، ۶، ۷ میں راقم کے قسط وار مضمون بعنوان ''وہابیوں کے تضادات'' میں دیکھے جا سکتے ہیں

(۶) مولوی صلاح الدین سے ثبوت:

☆ مولوی صلاح الدین یوسف غیر مقلد صاحب نصف شعبان کی فضیلت کے متعلق لکھتے ہیں:

''شعبان کی پندرھویں رات کی بابت متعدد روایات آتی ہیں جن میں اس رات کی بعض فضیلتوں کا ذکر ہے لیکن یہ

روایات ایک آدھ روایت کے علاوہ، سب ضعیف ہیں لیکن چونکہ یہ کثرتِ طُرق سے مروی ہیں، اس لیے بعض علماء اس بات کے قائل ہیں کہ اس رات کی کچھ نہ کچھ اصل ہے بنا بریں اس رات کی کچھ نہ کچھ فضیلت ضرور ہے اور دوسرے علماء کی رائے میں ضعیف روایات قابلِ عمل نہیں۔"

(مسئلہ رویت ہلال اور ۱۲ اسلامی مہینے صفحہ ۳۲۲، ۳۲۳ مطبوعہ دارالسلام، ۳۶۔ لوئر مال سیکرٹریٹ سٹاپ، لاہور)

☆ مزید لکھتے ہیں:

"علامہ البانی رحمہ اللہ اور شعیب ارناؤط رحمہ اللہ وغیرہ نے کثرتِ طُرق کی بنا پر اس ایک روایت کو صحیح قرار دیا ہے جب کہ باقی سب روایات ضعیف یا موضوع ہیں، وہ ارشادِ گرامی درج ذیل ہے۔ **يَطَّلِعُ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى اِلٰى خَلقِه لَيلَةَ النِّصفِ مِن شَعبَانَ فَيَغفِرُ لِجَمِيعِ خَلقِهِ اِلَّا لِمُشرِكٍ اَو مُشَاحِنٍ:** اللہ تعالیٰ شعبان کی پندرھویں رات کو اپنی پوری مخلوق کی طرف (نظرِ رحمت سے) دیکھتا ہے پھر مشرک اور کینہ پرور کے سوا باقی ساری مخلوق کی بخشش کر دیتا ہے۔"

(مسئلہ رویت ہلال اور ۱۲ اسلامی مہینے صفحہ ۳۲۳ مطبوعہ دارالسلام، ۳۶۔ لوئر مال سیکرٹریٹ سٹاپ، لاہور)

(۷) مولوی عبدالرحمان اٹاوی سے ثبوت:

مولوی عبدالرحمان اٹاوی غیر مقلد صاحب اپنے مضمون "شبِ برأت کی فضیلت" میں لکھتے ہیں:

"جہاں ہماری عبادت میں سُستی آ گئی ہے من جملہ ان کے ایک موقع ماہ شعبان کی پندرھویں شب بھی ہے۔ بعض ہمارے بھائی بھی اس رات کی عبادت اور فضیلت سے قطعی انکار کر دیتے ہیں اور کہتے ہیں کہ اس کا کوئی ثبوت نہیں ہے، لہٰذا اس بارے میں جتنی احادیث آئی ہیں مع جرح و تعدیل ہدیہ ناظرین کی جاتی ہیں ان ارید **الا الاصلاح مااستطعت وماتوفیقی الا باللہ علیہ توکلت والیہ انیب۔** "ترمذی شریف" میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ وہ فرماتی ہیں کہ میں نے ایک رات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو (اپنی باری میں) نہیں پایا، میں نکل کر دیکھتی ہوں تو آپ جنت البقیع (مدینہ کے قبرستان) میں ہیں، آپ نے فرمایا! کیا تم نے خیال کیا کہ اللہ اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم تم پر ظلم کریں، میں نے کہا ہاں یارسول اللہؐ مجھے معاً گمان ہوا کہ آپ کسی بیوی کے پاس تشریف لے گئے ہیں اس کے بعد آپ نے فرمایا کہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ شعبان کی پندرھویں رات کو آسمانِ دنیا پر نزولِ اجلال فرماتا ہے اور بنی کلب (قبیلہ) کی بکریوں کے بالوں کی تعداد سے بھی زیادہ اپنی مخلوق کو اس رات میں بخش دیتا ہے۔ اس بارے میں حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ یہ حدیث ہم کو حجاج کی روایت سے پہنچی ہے اور میں نے اپنے استاد امام محمد (امام بخاری) رحمۃ اللہ علیہ سے سنا وہ اس حدیث کو ضعیف کہتے تھے اور کہا کہ یحیٰی بن ابی کثیر نے عروہ سے نہیں سنا، اور امام محمد (بخاری) رحمۃ اللہ علیہ نے کہا کہ حجاج نے ابی کثیر سے نہیں سنا۔ شارحِ ترمذی صاحبِ "تحفۃ الاحوذی" فرماتے ہیں "یہ حدیث دو جگہ منقطع ہے" پھر فرماتے ہیں "اس کو اچھی طرح جان لیجیے کہ شبِ برأت کی فضیلت میں کئی حدیثیں مروی ہیں یہ سب حدیثیں بتا رہی ہیں کہ اس کی فضیلت کا ثبوت ہے۔" پہلا ثبوت: یہی منقطع حدیث ہے جو مذکور ہوئی، اور ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ اس کے بارے میں شارح فرماتے ہیں کہ امام بزار اور امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہما نے اس حدیث کو نقل فرما کر کہا کہ اس کی اسناد اچھی ہیں کوئی حرج نہیں **کذا فی الترغیب والترھیب للمنذری فی باب الترھیب من التھاجر** (الاحوذی) دوم: انہی اُم المؤمنین سے روایت ہے کہ وہ کہتی ہیں کہ رات کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھنے کے لیے کھڑے ہوئے اور اس میں بہت بڑا لمبا سجدہ کیا حتیٰ کہ میں نے خیال کیا کہ آپؐ انتقال فرما گئے ہیں (اللہ اکبر اس قدر عبادت میں ریاض سوائے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے کوئی نہیں کر سکتا پھر برابری کا وسوسہ کیسا) جب مجھے یہ خیال گزرا تو میں کھڑی ہو گئی اور آپ کے پیر کے انگوٹھے کو ہلایا تو آپ نے حرکت کی تو میں لوٹ گئی جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم نماز سے فارغ ہوئے تو فرمایا! اے عائشہ اے خمیراء (سرخ رنگ) کیا تو نے یہ خیال کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تمہارے حق میں ناانصافی کریں گے میں نے عرض کیا نہیں یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں نے خیال کیا کہ طولِ سجدہ کی وجہ سے آپ فوت ہو گئے، آپ نے فرمایا اے عائشہ تم جانتی ہو کہ یہ کون سی رات ہے؟ میں نے عرض کیا اس کو تو اللہ اور اس کے رسول ہی جان سکتے ہیں آپ نے فرمایا یہ شعبان کی پندرھویں شب ہے اللہ تبارک وتعالیٰ اس میں اپنے بندوں پر نظرِ عنایت سے جھانکتا اور دیکھتا ہے اور گناہوں سے بخشش مانگنے والوں کو بخشتا ہے اور رحم وکرم کی درخواست کرنے والوں کی درخواست کو منظور

فرما کران پر رحم وکرم فرماتا ہے دنیوی بنا پر کینہ بُغض وعداوت رکھنے والوں کو مؤخر کر کے ان کا معاملہ التوا میں ڈال دیتا ہے تاوقتیکہ وہ آپس میں صلح نہ کرلیں اس حدیث کو امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ نے مرسل روایت کیا ہے جیسا کہ اوپر مذکور ہوا۔ سوم۔ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ شعبان کی پندرھویں شب میں تمام مخلوق کو دیکھتا اور انہیں بخشتا ہے سوائے مشرک اور کینہ بُغض وعداوت والے کے۔ حافظ منذری نے اس حدیث کو ذکر کر کے کہا اس کو طبرانی نے ''اوسط'' میں اور ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں اور بیہقی نے اپنی ''سنن'' میں روایت کیا ہے اور ابن ماجہ نے اسی لفظ کے ساتھ حدیث ابوموسیٰ سے اور بزار اور البیہقی نے ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے اسی کے مثل روایت کیا ہے جس کی سند میں کوئی برائی ہو۔ااس کے بعد شارح ترمذی فرماتے ہیں ''ابن ماجہ کی حدیث ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے اس میں ابن ابی ربیعہ راوی ہے اور وہ ضعیف ہے۔ چہارم۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ شبِ برأت میں اپنی مخلوق کو جھانک کر دیکھتا ہے اور اپنے بندوں کو بخشتا ہے مگر حسد وبُغض وکینہ رکھنے والے اور قاتل ان دونوں کو نہیں بخشتا، امام منذری نے کہا کہ اس حدیث کو امام احمد رحمۃ اللہ علیہ نے بہ اسنادِ لین روایت کیا ہے۔ پنجم۔ حضرت مکحول کو کثیر بن مرہ اور ان کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت ہے کہ اللہ تعالیٰ لیلہ نصف شعبان میں زمین والوں کو بخشتا ہے سوائے مشرک اور کینہ دار کے۔ منذری نے کہا اس کو امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کر کے کہا یہ حدیث بھی مرسل جید ہے اور طبرانی وبیہقی دونوں نے بروایت مکحول عن ابی ثعلبہ روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ اس رات میں اپنے بندوں کو جھانک کر دیکھتا ہے اور ایمان والوں کو بخشتا ہے اور کافروں کو ڈھیل دیتا ہے اور اہلِ کینہ حسد وبُغض کو یوں ہی چھوڑ دیتا ہے تاوقتیکہ اس سے باز آ جائیں یہ حدیث بھی مرسل ہے۔ ششم: حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی کہ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب نصف شعبان کی شب ہو تو رات میں قیام کرو اور اس کے دن میں روزہ رکھو اللہ تعالیٰ آفتاب غروب ہوتے ہی آسمان دنیا پر تشریف لاتا ہے اور صبح صادق تک بندوں کو مخاطب کر کے فرماتا ہے کوئی گناہوں سے بخشش مانگنے والا ہے کہ میں اُسے بخش دوں؟ کوئی مجھ سے رزق مانگنے والا ہے کہ میں اسے روزی عنایت کروں؟ کوئی مصیبت زدہ آفت زدہ (مجھ سے دعا مانگنے والا) ہے کہ میں اس کو عافیت اور تندرستی دوں؟ کوئی کسی طرح کا بھی سوالی ہے کہ میں اس کے سوال کو پورا کروں؟ اس حدیث کو ابن ماجہ نے روایت کیا اور اس میں ایک راوی ابوبکر بن عبداللہ بن محمد بن (یہاں سے نسخہ ناقص ہے میثم قادری) ہے اس کو ''واضع الحدیث'' کہا ۔۔۔(راقم کے پاس اہل حدیث گزٹ کے اس شمارے میں یہ مقام ناقص ہے اس لیے یہاں نقطے لگا دیے گئے ہیں۔ میثم قادری) اور امام نسائی نے اس کو ''متروک'' کہا ہے اس کے بعد صاحبِ ''تحفۃ الاحوذی'' فرماتے ہیں۔۔۔ یہ تمام حدیثوں کا مجموعہ حجت ہے ان پر جو کہتے ہیں اس رات کی فضیلت ثابت نہیں۔ واللہ اعلم''

(اہل حدیث گزٹ، دہلی صفحہ ۹، ۱۰ بابت ۱۵ جون ۱۹۴۷ء)

(۸) شبِ برات میں اجتماعی طور پر عبادت کرنے کا شام کے تابعین سے ثبوت:

☆ نجدی وہابی علماء کے فتاویٰ جات پر مشتمل کتاب ''توحید کا قلعہ'' میں وہابی نجدی حضرات کے مزعومہ مفتی اعظم عبدالعزیز بن باز اپنے فتویٰ میں شبِ برأت کی فضیلت کے بارے میں لکھتے ہیں:

''اس رات کی فضیلت کے بارے میں اہلِ شام وغیرہ سے سلف کے کچھ آثار ملتے ہیں''

(توحید کا قلعہ صفحہ ۱۳۱ مطبوعہ دارالقاسم، ریاض، سعودی عرب۔ مترجم عبدالولی عبدالقوی) ☆ اپنے اسی فتویٰ میں بن باز نجدی صاحب نے حافظ ابن رجب حنبلی کی کتاب ''لطائف المعارف'' سے اقتباس کا خلاصہ نقل کیا ہے جس کے شروع میں حافظ ابن رجب حنبلی نے لکھا ہے:

''شام کے کچھ تابعین مثلاً خالد بن معدان، مکحول، لقمان بن عامر، وغیرہ شعبان کی پندرہویں شب کی تعظیم کرتے تھے اور اس میں عبادت کے لیے جشن کرتے تھے بعد کے لوگوں نے اس شب کی تعظیم انہیں سے لی ہے''

(توحید کا قلعہ صفحہ ۱۳۵ مطبوعہ دارالقاسم، ریاض، سعودی عرب۔ مترجم عبدالولی عبدالقوی)

☆ حافظ ابن رجب حنبلی کی کتاب سے نقل کردہ خلاصہ کے آخر میں بھی لکھا ہے

''تابعین کی ایک جماعت سے اس کا ثبوت ملتا ہے جو اہلِ شام کے بڑے فقہا میں سے ہیں۔''

(توحید کا قلعہ صفحہ ۱۳۷ مطبوعہ دارالقاسم، ریاض، سعودی عرب۔ مترجم عبدالولی عبدالقوی)

☆ حافظ ابن رجب شبِ برات میں عبادت کے متعلق مزید لکھتے ہیں ''اس رات مساجد میں اجتماعی طور پر عبادت کرنا مستحب ہے، خالد بن معدان اور لقمان بن عامر وغیرہ اس شب اچھے کپڑے پہنتے، دھونی دیتے، سرمہ لگاتے اور پوری رات مسجد میں ہی مصروف عبادت رہا کرتے تھے، اسحاق بن راہویہ کا بھی یہی قول ہے وہ کہتے ہیں اس شب مساجد میں اجتماعی طور پر عبادت کرنا بدعت نہیں ہے اسے حرب کرمانی نے اپنے ''مسائل'' میں ذکر کیا ہے۔''

(توحید کا قلعہ صفحہ ۱۳۵، ۱۳۶ مطبوعہ دارالقاسم، ریاض، سعودی عرب۔ مترجم عبدالولی عبدالقوی)

(۹) علامہ اوزاعی اور حافظ ابن رجب حنبلی سے شب برأت میں انفرادی عبادت کا ثبوت:

☆ حافظ ابن رجب علامہ اوزاعی کا قول نقل کرتے ہیں:

''فرداً نماز پڑھنا مکروہ نہیں ہے، اہلِ شام کے امام، فقیہ، عالم علامہ اوزاعی رحمہ اللہ کا یہی کہنا ہے، ان شاء اللہ یہی قول صحت سے قریب ترین ہے۔''

(توحید کا قلعہ صفحہ ۱۳۶ مطبوعہ دارالقاسم، ریاض، سعودی عرب۔ مترجم عبدالولی عبدالقوی)

اس قول سے ثابت ہوا کہ علامہ اوزاعی شبِ برأت میں انفرادی عبادت کے قائل ہیں اور حافظ ابن رجب نے علامہ اوزاعی کی تائید کی ہے لہٰذا دونوں علماء سے شبِ برات کی فضیلت اور عبادت کا ثبوت مل گیا۔

☆ سعودی مفتی عبدالعزیز بن باز نجدی صاحب کے حافظ ابن رجب کی کتاب سے نقل کردہ خلاصے میں امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ سے شبِ برأت کی فضیلت کے بارے میں لکھا ہے:

''شعبان کی پندرہویں شب کے بارے میں امام احمد رحمہ اللہ سے کوئی بات نہیں ملتی، البتہ اس رات میں عبادت کے استحباب کے بارے میں ان سے دو روایتیں ملتی ہیں''

(توحید کا قلعہ صفحہ ۱۳۶ مطبوعہ دارالقاسم، ریاض، سعودی عرب۔ مترجم عبدالولی عبدالقوی)

اگر وہابیہ یہ کہیں کہ شبِ برات کی فضیلت میں وارد احادیث ضعیف ہیں تو مختصراً عرض ہے کہ اگر آپ کے بقول انہیں ضعیف ہی مان لیں تو پھر بھی باتفاق محدثین عظام یہ احادیث فضائلِ اعمال میں مقبول ہیں (جگہ کی کمی کی وجہ سے دو حوالے مزید پیش کیے جاتے ہیں ایک حوالہ پہلے آپ حافظ عبداللہ روپڑی وہابی صاحب کے حوالہ سے ملاحظہ کر چکے ہیں۔)

ضعیف حدیث اور صدیق حسن بھوپالی:

نواب صدیق حسن خان بھوپالی ضعیف حدیث کے متعلق لکھتے ہیں:

''نووی در اذکار گفتہ علماء محدثین و فقہا وغیرہم گفتہ اند کہ عمل بحدیث ضعیف در فضائل مستحب ست اگر موضوع نیست'' یعنی ''امام نووی نے ''کتاب الاذکار'' میں بیان کیا ہے کہ علماء محدثین اور فقہاء نے فضائل میں ضعیف حدیث پر عمل کرنا مستحب قرار دیا ہے بشرطیکہ وہ موضوع نہ ہو۔''

(منہج الوصول الی اصطلاح احادیث الرسول صفحہ ۵۰ مطبوعہ در مطبع شاہجہانی)

ضعیف حدیث کے اعمال میں قابلِ عمل ہونے پر علماء کے اتفاق کا ڈاکٹر خالد علوی سے ثبوت:

ڈاکٹر خالد علوی صاحب نے بھی اپنی مشہور کتاب ''اصول الحدیث'' کے صفحہ ۲۳۶ تا ۲۸۸ تک فضائلِ اعمال میں ضعیف حدیث پر عمل کرنے کی بابت علماء کا اتفاق نقل کیا ہے۔

(اصول الحدیث صفحہ ۲۸۶ تا ۲۸۸ ناشر الفیصل ناشران و تاجران کتب اردو بازار، لاہور)

تمت

حوالے:

(۱۔ حضرت عائشہ کو اُنکے گورے رنگ کی وجہ سے خمیراء بھی کہتے تھے یعنی لالڑی۔ ۱۲ منہ (ابراہیم میر)

(۲۔ ترغیب و ترہیب للمنذری ﷺ بر حاشیہ مشکوٰۃ ص ۱۷۸

امام مُنذری نے اس حدیث کو نقل کرنے کے بعد فرمایا: اس حدیث کو امام بیہقی نے علاء بن حارث کے طریق سے حضرت عائشہ سے روایت کیا اور کہا کہ یہ ''مُرسَلٌ جَیِّد'' یعنی علاء نے حضرت عائشہ سے سنا نہیں، امام مُنذری نے اس حدیث کو ''ترغیب و ترہیب'' ہی میں دوسرے مقام پر ''باب الشہاجر ص ۴۲۸'' میں نقل کیا ہے اور کہا ہے کہ احتمال ہے کہ علاء نے یہ حدیث مکحول سے لی ہو یہ عاجز ابراہیم میر سیالکوٹی کہتا ہے کہ روایت مکحول کے واسطے سے کئی ایک دیگر صحابہ سے بھی مروی ہے مثلاً کثیر بن مر، اور ابو ثعلبہ سے (دیکھو ترغیب و ترہیب ص ۴۲۸) گویا یہ سب طرق مرسل ہیں لیکن دیگر مختلف صحابہ سے مروی ہونے سے معلوم ہوسکتا ہے کہ یہ مسئلہ بے بنیاد نہیں ہے، خصوصاً! حضرت معاذ کی حدیث کو ملحوظ خاطر رکھنے سے جو اس کے بعد نمبر ۳ پر درج کی ہے صاف کھل جاتا ہے۔ ۱۲ منہ (ابراہیم میر))

((۳۔ امام منذری نے اس حدیث کو نقل کرنے کے بعد کہا ''روایت کیا اس کو طبرانی نے ''اوسط'' میں اور ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں، اور بیہقی نے حضرت ابوبکر صدیق کی حدیث سے اسی طرح ساتھ ایسی اسناد کے جس میں کوئی برائی نہیں۔'' ۱۲ منہ (ابراہیم میر))

((۴۔ میزان الاعتدال ص ۲۳۹ جلد ثانی ترجمہ ابوبکر بن عبداللہ بن ابی سبرہ۔ ۱۲ منہ (ابراہیم میر))

(۵)۔ دیکھو اسی رسالہ کا صفحہ ۵۲۔ ۱۲ منہ (ابراہیم میر)

(۶۔ حضرت علی والی روایت پر جو جرح ہے وہ بحال خود ہے، اس جگہ دونوں حدیثوں کے مضمون میں جو تعارض کا وہم پڑ سکتا ہے اس کو رفع کیا ہے۔ ۱۲ منہ (ابراہیم میر)

((۷۔ مشکوٰۃ۔ (ابراہیم میر))

(۸۔ ترغیب و ترہیب مطبوعہ برحاشیہ مشکوٰۃ: ۱۷۹۔ ۱۲ منہ (ابراہیم میر)

((۹۔ ترغیب و ترہیب ص ۴۲۸ قال المنذری رواہ احمد عن عبداللہ بن عمر ﷺ باسناد لین۔ ۱۲ منہ (ابراہیم میر)